ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

اے۔جے وینسنک کا سوانحی خاکہ اور اس کے افکار کا تجزیاتی و تنقیدی مطالعہ

A.J. Wensinck: His Life, Scholarship, and Critical Perspectives on Islamic Theology

Dr. Muhammad Samiullah
Qudsia Samiullah

Abstract:

Arent Jan Wensinck (1882–1939), a prominent Dutch scholar, made significant contributions to Islamic and Christian mystical theology, Semitic languages, and oriental history. His academic journey spanned universities in Utrecht, Leiden, Berlin, and Heidelberg, where he developed expertise in Arabic, Hebrew, Syriac, and Aramaic. Wensinck is renowned for his monumental work on Hadith indexing, al-Muʿjam al-Mufahras li Alfāẓ al-Ḥadīth al-Nabawī, which remains a critical resource for Islamic studies. However, his research on Islamic creeds, notably in The Muslim Creed: Its Genesis and Historical Development, introduced controversial ideas, such as the historical evolution of Islamic beliefs. Wensinck argued that Islamic creed was not fully formed during the Prophet Muhammad's (PBUH) lifetime and developed over three centuries. His analysis of the Qur'an and Hadith also raised criticisms, particularly his interpretation of repetitive verses and varied narrations as contradictions. This paper critically examines Wensinck's methodology, highlighting his intellectual gaps, such as his misunderstanding of Qur'anic repetition and Hadith variations. It further explores how Wensinck's Western lens influenced his conclusions about Islamic theology, failing to appreciate the contextual and situational delivery of Islamic creeds. Despite these shortcomings, Wensinck's contributions, especially in Hadith scholarship, remain invaluable, and his work continues to be a subject of both admiration and critique in contemporary Islamic studies.

Keywords: A.J. Wensinck, Islamic Creed, Hadith Indexing, Orientalism, Qur'anic Repetition, Islamic Theology

اَیَرنٹ جان وَینْسِنک(Arent Jan Wensinck)، معروف ڈچ اسکالر، شامی صوفیانہ علم الکلام کے ماہر، سامی زبانوں کے استاد اور مشہور مورخ تھے۔وہ ۷ نومبر ۱۸۸۲ کو مغربی ہالینڈ کے ایک قصبے ایلفن آن دَن ریجن(Alphen aan den Rijn)میں پیدا ہوئے۔اُن کے والد جان ہرمن ونسنک (Johan Herman Wensinck)ایک اصلاح پسند پادری تھے جنھوں نے اپنے بیٹے کو"ایمرزفورٹ"(Amersfoort)کے ایک ہائی اسکول میں ابتدائی تعلیم دلوائی۔۱۹۰۱ء میں اپنے والد کی فکر کے مطابق، اٹریشت یونیورسٹی(University of Utrecht)میں علم الکلام کی تخصیص میں داخلہ لیا۔ایک سیمیسٹر کے بعد، ونسنک نے سامی زبانوں میں دلچسپی کے باعث داخلہ لیا اور ۱۹۰۲ء کے امتحان میں امتیازی درجہ حاصل کیا۔۱۹۰۴ء میں لیڈن یونیورسٹی کے ماہرِ عربیات اور عبرانی کے دو پروفیسرز، مائیکل جان دی گوئج[1](Michael Jan de Goeje)اور کرسٹن سناؤک ہرگرونجی[2](Christiaan Snouck Hurgronje) کی نگرانی میں اپنی تعلیم کو آگے بڑھاتے ہوئے ۳۰ اپریل ۱۹۰۶ء کو ڈاکٹریٹ کے امتحانات دیے۔دریں اثناء وہ عبرانی اور آرامی زبانوں کے علاوہ شامی اور عربی زبان وثقافت پر بھی برلن اور ہیڈل برگ کے اداروں میں اسباق لیتے رہے۔۱۹ مارچ ۱۹۰۸ء کو انہیں"محمد اور یہودِ مدینہ" (Mohammed und die Juden zu Medina)کے عنوان پر تحقیق کے نتیجے میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری سے نوازا گیا۔

---

[1]. *Chisholm, Hugh, ed. (1911).* **Encyclopædia Britannica** *(11th ed.). Cambridge University Press*

[2] Van Koningsveld, P.S. **Snouck Hurgronje's "Izhaar oel-Islam": (een veronachtzaamd aspect van de koloniale geschiedenis),** (Leiden, 1982)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

تدریس و تحقیق:

ونسنک نے اپنی پیشہ وارانہ سرگرمیوں کا آغاز، اٹریشت (Utrecht) کے ایک پرائیویٹ شامی سیکنڈری اسکول میں، عبرانی زبان کے استاد کے طور پر کیا۔ علومِ کلام میں اپنی تحقیق کو جاری رکھتے ہوئے بعد ازاں انہوں نے اپنے وقت کے مشہور ہالینڈی مستشرق، انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں سلجوکی تاریخ کے مصنف، سر مارٹن ہاؤتسما[3] کے ادارے میں شمولیت اختیار کی۔ ۱۹۱۲ء میں ونسنک، لائیڈن یونیورسٹی میں عبرانی کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ اسی سال ۱۳ اکتوبر کو انہوں نے ماریہ الزبیتھ نامی خاتون سے شادی کی جس سے دو بیٹے اور ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ ۱۹۲۷ سے ۱۹۲۸ء تک وہ لائیڈن یونیورسٹی کے عربی، عبرانی، سریانی شعبہ جات اور زبانوں کے پروفیسر اور یونیورسٹی ریکٹر رہے۔ فکری حوالے سے وہ ہالینڈ کے اصلاح پسند چرچ سے منسلک تھے جس پر انہوں نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل ایک مختصر کتابچہ بھی لکھا جس میں انہوں نے اپنی فکر کے مختلف زاویوں پر روشنی ڈالی۔

ونسنک نے بلادِ عرب خصوصاً مصر، شام وغیرہ کے کئی تحقیقی اسفار بھی کیے۔

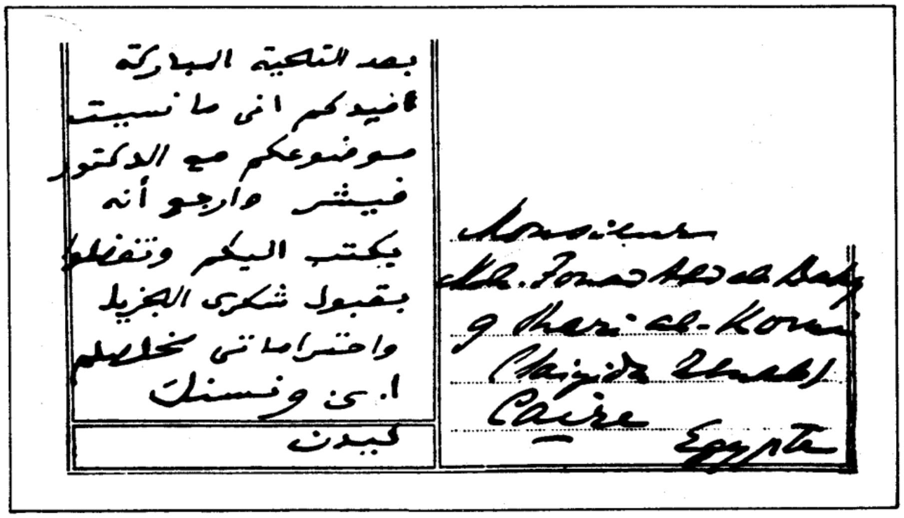
بعد التحية المباركة
افيدكم انی ما نسيت
موضوعكم مع الدكتور
فيشر وارجو أنه
يكتب اليكم وتفضلوا
بقبول شكري الجزيل
واحتراماتی مخلصكم
ا. ى ونسنك
ليدن
Cairo
Egypt

نموذج من خط فنسنك على بطاقة بريدية

3. Martijn Theodoor Houtsma (Irnsum, Friesland, 15 January 1851 – Utrecht, 9 February 1943), often referred to as M. Th. Houtsma,

تھیوڈر ہاؤتسما ایک ہالینڈی مستشرق تھے جو کہ رائل نیدرلینڈ اکیڈمی آف آرٹس اینڈ سائنسز کے فیلو بھی رہے۔ یہ سلجوکی تاریخ کے ماہر تاریخ دان تھے۔ ان کی وجہ شہرت کی بنیاد ان کا "انسائیکلوپیڈیا آف اسلام" کے پہلے ایڈیشن (۱۹۱۳-۱۹۳۸) کا ایڈیٹر ہونا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے:

"Obituary Notices". *Journal of the Royal Asiatic Society* (Cambridge University Press) **79** (2): 136. 1947.

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

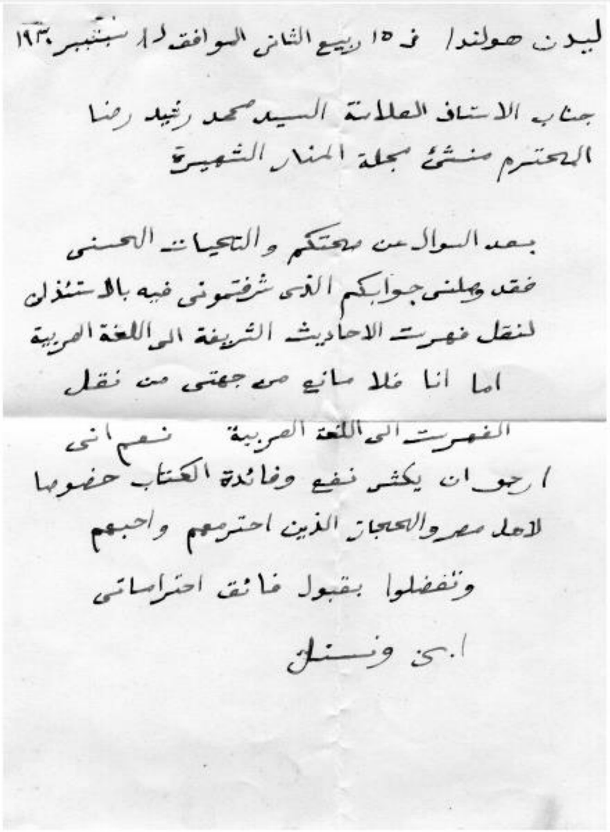

ليدن هولندا في ١٥ ربيع الثاني الموافق لـ١ سبتمبر ١٩٣٠

جناب الاستاذ العلامة السيد محمد رشيد رضا
المحترم منشئ مجلة المنار الشهيرة

بعد السؤال عن صحتكم والتحيات الحسنى
فقد وصلني جوابكم الذي شرفتموني فيه بالاستئذان
لنقل فهرست الاحاديث الشريفة الى اللغة العربية
اما انا فلا مانع من جهتي من نقل
الفهرست الى اللغة العربية نعم اني
ارجو ان يكثر نفع وفائدة الكتاب خصوصا
لاهل مصر والحجاز الذين احترمهم واحبهم
وتفضلوا بقبول فائق احتراماتي

أ. ي. ونسنك

A letter to Rashid Rida written by Arent Jan Wensinck (September 1, 1930). The letter is preserved at the Rashid Rida family archive in Cairo.

وینسنک کی تصنیفات کا طباعتی جائزہ:

کتابیات کے سب سے بڑے عالمی ادارے، ورلڈ کیٹ (WorldCat)[4] کے مطابق، اے۔جے وینسنک کی تصنیفی کاوشیں، آٹھ زبانوں میں ۹۱۲ پبلی کیشنز میں ۲۸۴ تصنیفی کام ہیں جو دنیا کی ۵،۰۰۴ لائبریری ریکارڈز میں ہیں۔ ورلڈ کیٹ کے ریکارڈ کے مطابق، وینسنک کی تالیفات کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

- وینسنک کی تالیف– **Concordance et indices de la tradition musulmane : les six livres, le Musnad d'al-Dārimī, le Muwatta' de Mālik, le Musnad de Ahmad ibn Hanbal**[5] اس لحاظ سے سرِفہرست ہے جس کے ۱۹۳۳ء سے ۱۹۹۲ء تک سب سے زیادہ 91 ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور دنیا کی 321 لائبریریز میں موجود ہیں۔

---

[4] ۔ "ورلڈ کیٹ" ۱۷۰ ممالک و ریاستوں کی 72,000 لائبریریوں کا جامع عالمی کیٹیلاگ ہے جو آن لائن کمپیوٹر لائبریری سنٹر (OCLC) کے عالمی اشتراک کا حصہ ہے۔ WorldCat کے اس نظام کی بنیاد ۱۹۶۷ء میں فریڈ کلگور (Fred Kilgour) نے رکھی، ۱۹۷۱ء میں پہلی تفصیلی فہرست (کیٹیلاگ) ترتیب دیا گیا۔ نومبر ۲۰۱۴ء تک 485 زبانوں میں دو ارب کے لگ بھگ فزیکل اور ڈیجیٹل انفرادی، اجتماعی لائبریریز اور مجموعوں کے ۳۳۰ ملین ریکارڈز موجود تھے۔ ورلڈ کیٹ، کتابیات کا دنیا کا سب سے بڑا ڈیٹا بیس ہے۔[مزید تفصیل کے لیے:
"*What is WorldCat?*". *worldcat.org*. *Retrieved July 2016*

[5] . (Translation) *"Concordance indices and the Muslim tradition : six books, Musnad al- Darimi , the Muwatta ' of Malik , Musnad Ahmad ibn Hanbal"* by A. J Wensinck

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

- اسی طرح وینسنک کی 154 صفحات پر مشتمل تصنیف[6] **Muhammad and the Jews of Medina** کے ۱۹۰۸ء سے ۱۹۸۲ء تک 36 ایڈیشن دنیا کی چار زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں جو دنیا کی ۲۰۹ لائبریریوں کی زینت ہیں۔
- اس کی شہرۂ آفاق تالیف[7] **The Muslim creed : its genesis and historical development**، ۱۹۳۲ء سے ۲۰۱۳ء تک 32 بار انگریزی زبان میں شائع ہو چکی ہے اور دنیا کے 844 مکتبوں میں موجود ہے۔
- وینسنک کی **A handbook of early Muhammadan tradition, alphabetically arranged**[8] ۱۹۲۷ء سے ۱۹۷۱ء تک 31 ایڈیشن دنیا کی تین زبانوں میں چھپ چکے ہیں جو ورلڈ کیٹ کی 401 رکن لائبریریز میں موجود ہیں۔
- افکارِ غزالی سے متعلق کتاب[9] La pensée de Ghazzālī، ۱۹۴۰ء سے ۱۹۴۹ء تک 17 بار تین مختلف زبانوں شائع ہو کر ورلڈ کیٹ کی 183 رکن لائبریریوں کا حصہ ہے۔
- مغربی سامی ادب پر اس کی تصنیف[10] **The ocean in the literature of the western Semites**، ۱۹۱۸ء سے ۱۹۶۸ء تک 15 ایڈیشنز شائع ہو چکے ہیں اور دنیا کی 152 لائبریریز کے کیٹیلاگ کا حصہ ہیں۔
- مختلف ادیان میں تدفین کی روایات اور رسوم کی بنیاد اور ان کے باہمی تعلق کے بارے میں **Some Semitic rites of mourning and religion : studies on their origin and mutual relation**[11] وینسنک کی تالیف کے اب تک 13 ایڈیشن چھپ کر منظر عام پر آچکے ہیں۔
- مشرقی تصوف اور ملکِ شام میں اس کے وسائل و اثرات پر وینسنک کی تصنیف **Legends of Eastern saints, chiefly from Syriac sources**، ۱۹۱۱ء سے ۲۰۰۵ء تک 13 ایڈیشنز عربی اور انگریزی میں چھپ چکے ہیں۔[12]
- یہودی نصاباتِ تعلیم اور ریاستی ذمہ داری کے حوالے سے Semietische Studiën uit de nalatenschap کے اب تک ۱۴ ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔[13]

---

[6] . A. J. Wensinck. **Muhammad and the Jews of Madina.** Freiburg im Breisgau : K. Schwarz, 1975

[7] . A. J. Wensinck. **The Muslim creed : its genesis and historical development.** London : Frank Cass, 1965, ©1932 (304 pages; 22cm)

[8] . A. J. Wensinck. **A handbook of early Muhammadan tradition, alphabetically arranged.** Leiden, E.J. Brill, 1971 (xviii and 268 pages)

[9]. A. J. Wensinck. **La pensée de Ghazzālī** (“The thought of Ghazzālī”). Paris, 1940. (3 preliminary leaves, ii, 201 pages, 2 leaves 20 cm)

[10] . A. J. Wensinck. **The ocean in the literature of the western Semites.** Wiesbaden, Sändig [1968], (xi, 66 pages 22 cm)

[11] . A. J. Wensinck. **Some Semitic rites of mourning and religion : studies on their origin and mutual relation.** Amsterdam : Johannes Müller, 1917. (xi, 101 pages ; 25 cm)

[12] . A. J. Wensinck. **Legends of Eastern saints : chiefly from Syriac sources.** Piscataway, N.J. : Gorgias Press, 2005. (2 Volumes; 24cm)

[13] . A. J. Wensinck. **Semietische Studiën uit de nalatenschap.** Leiden, A.W. Sijthoff 1941. (212 pages portrait 25 cm)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

- سامی زبانوں کے نسلی پہلوؤں پر Some aspects of gender in the Semitic languages وینسنک کا 70 صفحات کے اس رسالہ کے بھی 14 ایڈیشن انگریزی اور ولندیزی زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں[14]۔
- اے جے وینسنک کی وجہِ شہرت، احادیثِ نبویہ کا اشاریہ ہے۔ المعجم المفهرس لألفاظ الحديث النبوی : عن الكتب الستة وعن مسند الدارمی موطأ مالك ومسند أحمد بن حنبل۔ ۸ مجلدات پر مشتمل یہ اعشاریہ ۴۰ سم کے بڑے سائز میں عربی زبان میں شائع ہوا۔ ۱۹۳۱ء سے ۱۹۹۲ء تک اس کے 14 ایڈیشنز فرانسیسی اور عربی زبان کے مقدمے کے ساتھ چھپ چکے ہیں اور دنیا کی ۷۳ لائبریریوں کی زینت ہیں۔[15] وینسنک نے ۱۹۳۳ء میں احادیث کے اس اشاریہ کا کام شروع کیا جسے، ونسنک کی ۱۹۳۹ء میں وفات کے بعد، وان لون، دی ہاس نے استاد محمد فواد عبد الباقی، بروکلمان کی معاونت سے سات جلدوں میں ۱۹۳۶ء کو لیڈن سے شائع کرنا شروع کیا جو ۱۹۶۹ء میں تکمیل کو پہنچا۔ اس اشاریے کی ترتیب و تدوین میں اپنے وقت کے مشہور مستشرقین مثلاً برنارڈ لیوس، شارل بیلا، جوزف شاخت وغیرہ شریک رہے جنہوں نے ۱۹۵۷ء میں لائیڈن سے جدید اسلوب پر شائع کیا۔ بعد ازاں فواد عبد الباقی نے اسے عربی زبان میں منتقل کیا اور "مفتاح کنوز السنۃ" کے عنوان سے شائع کیا۔
- زمینی اور جغرافیائی مغربی تصورات کے بارے میں ۶۸ صفحات کا ایک رسالہ انگریزی زبان میں The ideas of the western Semites concerning the navel of the earth پہلی بار ۱۹۱۶ء میں شائع ہوا جس کے اب تک ۱۲ ایڈیشن طبع ہو چکے ہیں۔[16]
- عربی سالِ نو سے متعلق وینسنک کا ۴۱ صفحات کا مختصر رسالہ **Arabic New-Year and the Feast of Tabernacles** عربی اور جرمن زبانوں میں پہلی بار ایمسٹرڈیم سے ۱۹۲۵ء میں شائع ہوا۔ جس کے اب تک دس (۱۰) ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور دنیا بھر میں 81 ممبر لائبریریز میں یہ رسالہ موجود ہے۔[17]
- ۱۹۳۹ء میں ونسنک کے تلامذہ نے ۷ اگست ۱۸۸۲ء تا ۱۹ ستمبر ۱۹۳۹ء، سامی ادیان سے متعلق اس کی تحقیقات کے مجموعے کو Semietische studien uit de nalatenschap van Prof. Dr. A.J. Wensinck ۲۱۲ صفحات پر شائع کیا۔[18]

---

[14] A. J. Wensinck. **Some aspects of gender in the Semitic languages.** Amsterdam : Koninklijke Akademie van Wetenschappen, 1927

[15] . A. J. Wensinck. **al-Mu‘jam al-mufahras li-alfāẓ al-Ḥadīth al-Nabawī : ‘an al-kutub al-sittah wa-‘an Musnad al-Dārimī wa-Muwaṭṭa’ Mālik wa-Musnad Aḥmad ibn Ḥanbal.** Līdin ; New York : Brīl, 1936-1988.

Juz’	1.	A-Ḥ	--
Juz’	2.	Khab-Sinnūr	--
Juz’	3.	Sannam-Ṭa‘m	--
Juz’	4.	Ta’n-Ghamr	--
Juz’	5.	Ghamz-Karm	--
Juz’	6.	Karm-Nakl	--
Juz’	7.	Nakl-Yawm	--

Juz’ 8. al-Fahāris

[16] . A. J. Wensinck. **The ideas of the western Semites concerning the navel of the earth.** Amsterdam : Johannes Müller, 1916. (xii, 65 pages ; 27 cm)

[17] . A. J. Wensinck. **Arabic New-Year and the Feast of Tabernacles.** Amsterdam, 1925. (41 pages ; 27 cm)

[18] ۔ عبد الرحمن بدوی، الدکتور۔ **موسوعۃ المستشرقین**۔ دار العلم للملایین۔ بیروت۔ طبع سوم ۱۹۹۳۔ ص ۴۱۷ و ۴۱۸

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

- 1978ء میں وینسنک کے متاخرین نے اپنے استاد کے افکار کو ۲۲۰ صفحات کی ایک کتاب میں یک جا کر کے **Studies of A.J. Wensinck** کی صورت میں نیویارک سے شائع کیا۔[19]
- ۱۹۱۳ء سے ۱۹۳۸ء تک تشکیل پانے والے انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، جو تھیوڈر ہاؤسٹن کی زیر نگرانی بیک وقت انگریزی، فرانسیسی اور جرمن زبانوں میں شائع ہوتا رہا، ونسنک اس کے ادارتی بورڈ کے رکن تھے۔
- ۱۹۱۸ء میں "اوقیانوس: مغربی سامی کتب کے تناظر میں" ایمسٹرڈیم ہالینڈ سے شائع ہوئی۔
- ۱۹۲۷ء میں ونسنک نے **"A Handbook earlier Muslim traditions"** شائع کی۔

گویا ونسنک، محض تدریسی پیشہ سے ہی وابستہ نہیں رہے بلکہ سامی تاریخ و ثقافت پر کئی گرانقدر تصنیفات لکھیں جنھیں رائل نیدرلینڈ اکیڈمی آف سائنسز[20] اور بعد ازاں عالمی شہرت یافتہ طباعتی اداروں نے وقتاً فوقتاً شائع کیا، ونسنک ۱۹۱۷ء سے جس کے ممبر بھی رہے۔ اس دوران، ونسنک کی تحقیقات کا محور مسیحی اور اسلامی تصوف رہا۔ مزید براں انہوں نے کئی سریانی کتب کے تراجم بھی کئے۔ مثلاً ۱۹۱۹ء میں Gregory Bar Hebraeus (1226 – 30 July 1286) معروف بہ ابن العبری کی تصنیف Kethabha dhe-Jauna (The Book of Dove) کا ترجمہ اور ۱۹۲۳ء میں اسحاق النینوی (Isaac of Nineveh) (۶۱۳-۷۰۰ء) کی صوفیانہ مراسلہ جات پر مشتمل تصنیف "Mystic treatises" کا ترجمہ قابل ذکر ہیں۔[21] اسی طرح گیارہویں صدی کے مشہور ایرانی صوفی علامہ غزالی کے افکارِ تصوف اور مشرق و مغرب کی مسیحی و مسلم صوفیانہ روایت پر، ونسنک کا کام گرانقدر ہے۔

لغاتِ سامیہ، ادیانِ سماویہ بالخصوص دینِ اسلام کا تقابلی مطالعہ، قرآن وحدیث کے متون، وینسنک کی تحقیقی دلچسپی کا میدان رہے۔ ہر چند کہ اشاریۂ احادیث کی صورت میں مرتبہ "المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی" اور انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کی تدوین، وینسنک کے محققینِ اسلام کے لیے گرانقدر تحفہ ہیں تاہم بعض اسلامی عقائد اور مضامینِ قرآن کے حوالے سے، وینسنک سے بھی ایسی کئی خطاؤں کا صدور ہوا ہے جو ہمیں دیگر متعصب اور معاند مستشرقین کی تحریرات میں ملتی ہیں۔ اسی بنیاد پر کئی مسلمان اہل قلم نے وینسنک کو متعصب قرار دیا ہے۔ مثلاً ڈاکٹر حسین الہواری کے الفاظ ہیں کہ:

> رُشّح فنسنک لعضویۃ مجمع اللغۃ العربیۃ فی مصر، ولشدۃ تعصبہ ضد الاسلام تعرض لھجوم ان اخرج فنسنک من عضویۃ المجمع، وکان السبب فی ھذا الھجوم قیامہ بنشر رأیہ فی القرآن والرسول، مدعیاً ان الرسول الف القرآن من خلاصۃ الکتب الدینیۃ والفلسفۃ التی سبقتہ، ولھذا عُرف بأنہ عدو لدود للاسلام ونبیہﷺ، ومتعصب بکتاباتہ کما فی کتابہ عقیدۃ الاسلام الذی صدر فی سنۃ۱۹۳۲ء۔[22]

---

[19] . A. J. Wensinck. **Studies of A.J. Wensinck.** New York : Arno Press, 1978. (220 pages in various pagings : illustrations ; 24 cm)

[20] ۔ ادارے سے متعلق تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: www.knaw.nl

[21] *Kurian, George.* ***The Encyclopedia of Christian Literature****, Volume 2. Scarecrow Press. 2010. p. 385*

[22] ۔ فواد کاظم مقدادی۔ الاسلام وشبہات المستشرقین۔ مجمع العالمی لاھل البیت، قم (ایران)۔ طبع اول۔ ۱۴۱۶ھ۔ ص ۵۱

> ”وینسنک مصر کی مجمع اللغۃ العربیۃ کے رکن تھے، لیکن اسلام مخالف تعصب اور متشددانہ فکر کی وجہ سے ایک اجلاس میں جھگڑا ہوا کہ وینسنک کو اس کونسل سے خارج کیا جائے۔ اور اس عتراض اور جھگڑے کی بنیاد وینسنک کی قرآن اور صاحبِ قرآن ﷺ کے بارے میں متضاد آراء تھیں جنہیں وہ شائع کر رہے تھے جس میں یہ دعویٰ تھا کہ رسول کریم ﷺ نے ماقبل کتبِ سماویہ اور افکار سے قرآن مجید کو ترتیب دیا ہے۔ اسی رائے پر اصرار اور اپنی کتاب The Muslims Creed میں متعصب تحریروں کی وجہ سے وینسنک اسلام اور نبیٔ اسلام ﷺ کے دشمن کے طور پر معروف ہوا“۔

اس فصل میں ہم انہی اہم شبہات اور مشکوک افکار کا جائزہ لیں گے جو ہمیں وینسنک کی تحریرات میں نظر آتی ہیں، تاہم اس سے قبل وینسنک کے اُن اہداف کا جائزہ لینا بھی ضروری ہو گا جو اس کی مشہور تحریرات اور تصنیفی کاوشوں کے پس منظر میں کارفرما ہے اور جس کی طرف کئی مسلمان اہل قلم نے مستشرقین کے ردّ میں اشارہ کیا ہے۔

دائرۂ معارفِ اسلامیہ کی تشکیل وتدوین کے اہداف:

بلا شک وشبہ دائرۂ معارفِ اسلامیہ (انسائیکلوپیڈیا آف اسلام) اسلامی موضوعات پر وسیع ترین اور اہم تر استشراقی کاوش ہے اور اس کا سہرا اے۔ جے۔ وینسنک کے سر ہے۔ اکثر منصف مزاج محققین اور ماہرین نے اس انسائیکلوپیڈیا کے کئی حصوں کو موضوعِ بحث بنایا ہے اور اس میں شریک مضمون نگاروں کے تعصب، اغلاط، افتراءات اور بے حقیقت مفروضوں پر نتائج اخذ کرنے کی روش کو ہدفِ تنقید بنایا ہے۔ مثلاً ڈاکٹر محمد ممتاز المفتی نے اس انسائیکلوپیڈیا کی تشکیل کے حسبِ ذیل مقاصد لکھے ہیں:[23]

- دین اسلام سے متعلق معلومات کو ایک حوالہ جاتی انداز یعنی موسوعہ کی شکل دیتے ہوئے اس میں مسلمان محققین کی بیان کردہ مبادیات اور ان کی تشریحات کی بجائے غیر مسلم مستشرقین کی آراء شامل کر دی جائیں۔ تاکہ نوآموز محققین اس کو معتبر حوالہ سمجھتے ہوئے ثابت شدہ حقائق سمجھیں۔
- اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام و دلائل کی بجائے مَن گھڑت افسانوں کو فروغ وشیوع دیا جائے۔
- انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کا اکثر مواد اُن کتب سے ماخوذ ہے جنہیں خود مستشرقین نے تالیف کیا جو صدیوں پرانی خلافِ اسلام استشراقی روایت کی دلیل ہیں۔ کیونکہ اس میں ایسے لوگوں کے مضامین بھی شامل ہیں جنہوں نے محض اُن لوگوں کو پڑھا جو اسلامی دنیا میں کام کرتے رہے یا اپنی حکومتوں کے نمائندے رہے نیز اُن کے افکار کو اپنی زبانوں میں نقل کیا جس کا بعد ازاں عربی ترجمہ کر کے اس موسوعہ میں شامل کیا گیا۔

[23] ۔ محمد مختار المفتی، د۔ ”السیرۃ النبویۃ فی کتابات المستشرق الھولندی آرند جان فنسنک“۔ **ھدی الاسلام**؛ مجلد ۵۶، العدد الثامن ۱۴۳۳ھ / ۲۰۱۲ء۔ ص ۹۲

- اس انسائیکلوپیڈیا کے ناقدین کے زور دار نقد، حواشی اور تعلیقات میں بے ضابطگیوں اور تعصب سے بھرپور مطاعن کو بہت حد تک واضح کیا ہے جس سے اس انسائیکلوپیڈیا کا خلافِ اسلام ہونا اور اس کے مقاصد کو منکشف کرنا اس بھی واضح ہے۔ نیز اس انسائیکلوپیڈیا کا اصل ہدف تو غیر مسلم طلبہ ہیں جو حق و باطل میں فرق کرنے کی صلاحیت سے محروم ہیں لیکن اس کو ایک حوالہ جاتی ذریعہ سمجھ کر وہ اس پر یقین کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی کے پسِ تصنیف اہداف:

- اولین ہدف یہ سامنے آتا ہے کہ مصادرِ سیرت تک رسائی کو دیگر مستشرقین کے لیے آسان اسلوب میں پیش کیا جائے اور انہیں یکجا کر کے باحثین و متحققین کے لیے مزید آسانی پیدا کی جائے۔
- دوسرا ہدف یہ تھا کہ مستقبل کے محققین اور طلبۂ اسلام کی توجہ، سنتِ نبویہ اور سیرت کے مصادرِ اصلیہ کی بجائے استشراقی مراجع کی طرف موڑ دی جائے۔ خصوصاً جبکہ یہ استشراقی مصادر نسبتاً ایک منظم فنی انداز میں بصورتِ انسائیکلوپیڈیا لوگوں کے سامنے موجود ہوں گے تو عام کتب کی بجائے لوگ فنی اعتبار سے اسی کو ترجیح دینے پر مجبور ہوں گے باوجودیکہ اس میں افتراءات، اخطاءات اور اغلاط کی بھرمار ہو۔ اس حوالے سے الشیخ حسام الدین کے الفاظ بہت مناسب ہیں کہ:

''وکان اخطر عملهم فی مادة(حدیث) ومادة (سنة)، لنجد فیها ما یجرح الاسلام وما یفسد الحقیقة۔ وانهم یقدمون الشبهات فی اسالیب یعجز عنها الشیطان، وذلک ما رمی الیه فنسنک وهو الطعن علی وجه اشد فی المصدر الثانی بعد کتاب الله وهو السنة النبویة، بل بوصفها البیان لکتاب الله تعالیٰ، فاذا جری الاعتماد علی مراجعهم کان هذا شدید الخطر علی الاسلام والأجیال القادمة''۔[24]

سیرتِ نبوی سے متعلق وینسنک کے مغالطے:

اسلامی مبادیات سے متعلق، وینسنک سے عقائد واحکام اسلامیہ کے حوالے سے کئی طرح کے مغالطوں کا ظہور ہوا ہے، آئندہ صفحات میں اس کی کتاب The Muslim Creed کی روشنی میں ان پر مختصر تجزیہ پیش کیا جائے گا، اور ان شبہات کے جوابات چونکہ مسلمان اہل قلم ہمیشہ سے دیتے آئے ہیں اور یہ براہِ راست ہمارے موضوع سے متعلق بھی نہیں اسلئے ہم ان فکری شبہات، اغلاطِ متن اور کسی حد تک منہجِ تحقیق کے ذکر کرنے پر اکتفاء کریں گے۔

عقائدِ اسلام سے متعلق، وینسنک کے فکری شبہات:

---

[24] ۔ محمد مختار المفتی، د۔ ''السیرة النبویة فی کتابات المستشرق الهولندی آرندجان فنسنک''۔ ص ۹۴

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

اے۔ جے۔ ونیسنک نے عقائدِ اسلامیہ کو اپنی خصوصی دلچسپی کا موضوع بنایا اور اس پر اپنی شہرۂ آفاق کتاب The Muslim Creed: Its Genesis and Historical Development لکھی جو سب سے پہلے ۱۹۳۲ء میں شائع ہوئی۔ موجودہ دستیاب نسخہ جسے Routledge نے نیویارک اور کینیڈا سے بہتر صورت میں شائع کیا کی روشنی میں ونیسنک کے چند اہم فکری مغالطے درجِ ذیل ہیں۔

☚ ——— عقائدِ اسلامیہ میں ارتقاء: یہ کتاب نو (۹) ابواب پر مشتمل ہے جس میں عقائدِ اسلامی میں تاریخی ارتقاء ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اہل اسلام کے عقائد عہدِ نبوی سے دورِ حاضر تک کئی ارتقائی تغیرات کا شکار رہے۔ ونیسنک کے نزدیک محمد [ﷺ] نے عقائد کو تشکیل نہیں دیا اور نہ ہی یہ ان کا مزاج تھا اور نہ ہی ان کی مذہبی زندگی کا مقصد کسی طرح کے عقائد متعارف کروانا تھا، چنانچہ ہمیں اسلامی عقائد محمد [ﷺ] کی زندگی میں تلاش نہیں کرنے چاہئیں بلکہ ان عقائد کی تکمیل میں تین صدیاں لگیں۔ اس کے الفاظ ہیں:

> His cast of mind was not that of a law-giver, or that of a philosopher; three centuries were yet to elapse before the juristic and theological system of Islam could be completely worked out. In the course of these centuries there would be occasion for it to formulate its creed. We must not seek to find it in Muhammad. Neither his nature, nor the course of his life, can justify us in expecting a creed from him[25].

اس ضمن میں ان عقائد کی تشریحات جو مختلف مکاتبِ فکر نے پیش کیں، ان کو بنیاد بنا کر اِن عقائدِ اسلامی کو متنازعہ بنانے کی کوشش کرتے ہوئے عقائدِ اسلامیہ سے متعلق گویا یہ تصویر پیش کی گئی ہے کہ یہ تاریخی تبدیلیوں اور ارتقاء کے نتیجے میں وہ نہیں ہیں جو ابتداءِ اسلام میں تھے۔ اس ضمن میں، ونیسنک امام ابو حنیفہ کی فقہی تشریحات کو عقائدِ اسلام میں پہلا تغیر قرار دیتا ہے؛ اس کے الفاظ ہیں:

> After the first half of the tenth century A.D., in which the Fiqh Akbar II probably originated, several doctors composed creeds of a more or less varying structure.[26]

> "دسویں صدی عیسوی کے پہلے نصف کے بعد، [امام ابو حنیفہؒ کی تالیف] فقہِ اکبر کے بعد بعض یا زیادہ عقائد کی تبدیل شدہ ساخت پر تشریحات لکھی گئیں"۔

☚ ——— قرآن عقائدِ اسلامیہ کے جامع بیان سے خالی ہے: ونیسنک کی رائے میں، قرآن مجید عقائدِ اسلامیہ کے بیان، تشریح اور خلاصے سے خالی ہے۔ اس کے الفاظ ہیں:

> … the Kuran does not proclaim a compendium of faith that could serve as a characteristic description of Islam, either in contrast with other religions, or as a means of distinction from the peculiar doctrines of the sects.[27]

---

25 . A. J. Wensinck. **The Muslim Creed: Its Genesis and Historical Development**. Routledge New York, 2008. p. 19

26 . ibid. p.2

27 . ibid. p. 4

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

”قرآن کسی [عقائد کے حوالے سے] خلاصۂ ایمان کا اعلان نہیں کرتا جسے اسلام کی نمائندہ وضاحتی تعبیر سمجھا جاسکے، یا جو اسے دیگر مذاہب یا مختلف فرقوں کی مخصوص تعبیرات سے ممتاز کرسکے“۔

☚——**عقیدۂ توحید میں ابہام:** عقائدِ اسلامیہ میں اول ترین اور اساسی عقیدہ، عقیدۂ توحید کے بارے میں بھی وہ کنفیوژن کا شکار نظر آتا ہے اور تمام تر حقائق کے باوجود وہ قرآن کے بیان کردہ عقیدۂ توحید کو واضح ماننے کے لیے تیار نہیں۔ اس حوالے سے وینسنک لکھتا ہے:

The idea of the unity of Allah does not occupy so large a place in the earliest parts of the Kuran ; later, however, it occurs many times. Sura cxii has become very popular in the Muhammadan world : " *Say, He is one God; God the everlasting. He begetteth not, and He is not begotten, there is none like unto Him* ". Still, these verses have not the form required for a brief phrase, nor are they elaborate enough for a creed[28].

”اللہ کی وحدانیت کا تصور، قرآن کی اولین سورتوں میں زیادہ جگہ حاصل نہیں کرپایا تاہم قرآن کے آخری حصوں میں اسے کئی بار دہرایا گیا ہے۔ مثلاً سورۃ الاخلاص جو عہدِ محمدی میں بہت مشہور ہوئی؛ ’کہہ دو کہ وہ اللہ ایک ہے، خدا ہمیشہ رہنے والا ہے [یہ ترجمہ بھی موصوف نے غلط پیش کیا ہے] نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ کسی نے اس کو جنا۔ کوئی اس کا ہمسر نہیں‘۔ مذکورہ آیات مطلوبہ جامعیت پر پورا نہیں اترتیں اور نہ ہی کسی عقیدہ کی مکمل وضاحت کرتی ہیں“۔

☚——**رسالتِ محمدی کی محدودیت:** رسالتِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات کی عالمگیر رسالت پر بھی وینسنک معترض ہے۔ اس کے نزدیک ہم محمد [ﷺ] کو پیغمبر یا ایک سیاست دان یا دونوں تو کہہ سکتے ہیں تاہم وہ مذہبی فلاسفر ہرگز نہ تھے۔

We may call him a Prophet, or a politician, or both; he was certainly no religious philosopher[29].

پیغمبرِ اسلام کی رسالت کو بزورِ بازو جزیرۂ عرب تک محدود کرنا چاہتا ہے، وہ لکھتا ہے:

… the words " I am unto you all the Apostle of God " mean that Muhammad here extends his mission to mankind in general. This extension would, however, contradict other passages of the Kuran, such as sura iv. 169, in which Muhammad calls himself one of the Apostles, their "seal", it is true, but not different from them in other respects. Just as the Apostles were sent to their *Ummas*, so he, as the Arabian Prophet, was sent to Arabia. [30]

---

[28] . ibid.

[29] . ibid. p. 17

[30] Ibid. p. 6

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

”[محمد ﷺ کے] یہ الفاظ ’میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں‘ کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ذریعے سے محمد [ﷺ] اپنے مشن کو جملہ انسانیت کی طرف وسعت دے رہے ہیں۔ یہ وسعت اور عالمگیریت قرآن کے دیگر مواقع سے متضاد ہے مثلاً سورہ iv کی آیت ۱۶۹[31] کے مطابق جس میں محمد [ﷺ] نے خود کو نبی کہا بلکہ انبیاء کی مہر قرار دیا۔ لیکن [محمد ﷺ کی رسالت] دیگر انبیاء سے مختلف نہیں ہے جیسے ہر نبی اپنی امت کی طرف بھیجا گیا تو نبی ٔ عربی کی حیثیت سے وہ محض عرب کی طرف بھیجے گئے“۔

وینسنک نے دراصل سنوک ہرگرونجی اور بوہل کے اعتراضات سے، مذکور الصدر رائے مستعار لی ہے[32]۔ جن کے مطابق ’العالمین‘ اور ’الناس‘ کو قرآنی مفسرین نے غلط طور پر استعمال کرتے ہوئے رسول کریم ﷺ کی عالمگیر رسالت کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

☛——— **مختلف المصادر الفاظ میں غلط مناسبت:** عربی گرامر اور الفاظ کے معاملے میں بھی وینسنک کئی طرح کے مغالطات کا شکار نظر آتا ہے۔ مثلاً لفظِ ”اُمّی“ اور ”اُمّہ“ کے بارے میں وہ لکھتا ہے:

> In this connection it is important to consider the term *Ummi*, one of the favourite epithets Muhammad gives himself in the Kuran. Later writers usually explained this term as meaning "illiterate" and connected it with the problem of Muhammad's ability to read and write. *Umma* conveys the meaning of "people". When the term is used in a religious sense it means community; …. When Muhammad called himself *Ummi*, he meant thereby that he was the Arabian Prophet of the gentiles, speaking to the gentiles to whom no Apostle had ever been sent before[33].

”[رسالت محمدی کی عالمگیریت کے تناظر میں] یہ بات قابل توجہ اور اہم ہے کہ ’اُمّی‘ کی اصطلاح محمد [ﷺ] کا پسندیدہ خطاب تھا جو انہوں نے خود کو قرآن میں دیا۔ بعد ازاں مفسرین نے اس اصطلاح کا معنی ’اَن پڑھ‘ بیان کیا اور اسے محمد [ﷺ] کی پڑھنے اور لکھنے کی عدمِ صلاحیت سے جوڑا۔ جبکہ ’اُمہ‘ کا مطلب ہے ’لوگ‘۔ جبکہ مذہبی معنوں میں ’اُمہ‘ ایک معاشرے اور کمیونٹی کو کہتے ہیں۔ جب محمد [ﷺ] خود کو اُمّی کہلواتے تھے تو اس کا مطلب تھا عربی النسل لوگوں کا رسول۔ یعنی ایسے غیر یہودی عرب لوگ جن کی طرف کوئی رسول نہیں بھیجا گیا“۔

---

[31] ۔ یہ حوالہ بھی وینسنک نے غلط درج کیا ہے۔ وینسنک کے دیے گئے حوالے کے مطابق یہ چوتھی سورت سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۶۹ ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: اِلَّا طَرِیْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا (169)

جبکہ وینسنک جس کا حوالہ دینا چاہتا تھا وہ سورہ یونس کی آیت نمبر ۴۷ ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ (47)

بعینہٖ وہ اسی غلط حوالہ دی گئی آیت میں رسول کریم کی ختمِ نبوت کا بھی ذکر کرتا ہے جب کہ وہ اس آیت کی بجائے سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۴۰ ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا (40)

[32] . Cf. Snouck Hurgronje, ***Mohammedanism***, p. 46, note, who emphasizes the misuse of the term al-'tilamina in the Kuran, and Buhl in ***IsIamica***, ii. I35 sqq. Of the limited sense of the term al-nas we shall find an instance, infra, p. 13, note 3.

[33] . A. J. Wensinck. **The Muslim Creed: Its Genesis and Historical Development**. p.6

مذکور الصدر اقتباس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وینسنک نے کس طرح دو مختلف المصادر الفاظ کو باہم گڈمڈ کرتے ہوئے رسول کریم ﷺ کی رسالت کی جامعیت اور عالمگیریت پر اعتراض کیا ہے نیز اِن الفاظ کی مَن چاہی وضاحت کرتے ہوئے پڑھنے والوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔

☚——قرآنِ عربی، فقط عربوں کے لیے: رسالتِ نبوی کو بزعمِ خود، محدود کرنے کے بعد، قرآن مجید کو بھی وہ عالمی ہدایت نامہ ماننے کی بجائے اسے ماقبل کتبِ سماویہ سے ماخوذ قرار دیتا ہے[34]۔ نیز قرآن مجید کے الفاظ "عربیّ مبین" کو بنیاد بنا کر وہ کہتا ہے جب قرآن نے خود کہا ہے کہ یہ عربی میں ہے تو ظاہر ہے یہ عرب لوگوں کے لیے ہی ہوگا۔ اس کے الفاظ ہیں:

> In the same sense Muhammad emphasizes that the Kuran is an " Arabian book" or an " Arabian verdict" . [35]

> "بعینہٖ محمد[ﷺ] نے اس بات پر زور دیا کہ قرآن ایک عربی کتاب یا عربی ہدایت نامہ ہے"۔

☚——شاہانِ عالم کو لکھے گئے مکتوباتِ نبوی پر شک کا اظہار: وینسنک نے مکتوباتِ نبوی کو بھی شکوک و شبہات کا نشانہ بنایا ہے۔ وہ لکھتا ہے:

> Here it reaches its most characteristic expression in the story of how Muhammad sent letters to the Great Powers of his time, the Emperor at Byzantium (*Qaisar*), the King of Persia (*Kisra*), the Negus of Abyssinia (*al-Najashi*), the Governor of Egypt (*al-Mukawkis*), inviting them to embrace Islam. These letters are, however, of a doubtful authority, if indeed they are not wholly legendary. Signora Dr. Vacca is probably right in supposing that these and similar tales were invented to furnish the Prophet's exequatur for the conquerors who conducted the Muhammadan armies to the four quarters of the world.[36]

> "[رسالتِ محمدی کو عالمگیریت دینے کی کہانی] یہاں اپنے کرداری وسعت کو پہنچتی ہے جب محمد[ﷺ] نے اپنے وقت کی عظیم قوتوں کے فرمانرواؤں؛ بازنطینی سلطنت کے قیصر، شاہِ فارس کسریٰ، نجاشیؑ حبشہ اور گورنرِ مصر مقوقس کو قبولِ اسلام کے لیے خطوط ارسال کیے۔ یہ خطوط گو کہ ان کی استنادی حیثیت مشکوک ہے تاہم یہ مکمل طور پر افسانوی نہیں ہیں۔ اس ضمن میں سِگنوراواکا یہ مفروضہ حق بجانب لگتا ہے کہ یہ اور اس طرح کی کہانیاں، عالمی قوتوں جنہوں نے محمدی فوجوں کو چاروں اطراف میں اُلجھار کھا تھا، اُن تک پیغمبرانہ اختیارات کو وسعت دینے کی شعوری کوششوں کی تکمیل کے لیے ایجاد کی گئیں"۔

☚——بعد از وصالِ نبوی ارتداد اور معاہدات کی حیثیت: رسول کریم ﷺ کی وفات حسرتِ آیات کے بعد مدینہ سے باہر کچھ قبائل کا مرتد ہونا اور اسلامی حکم زکوٰۃ کی عدم ادائیگی کا اظہار، وینسنک کے نزدیک، ایک فطری ردعمل تھا کیونکہ ان قبائل کو طاقت کے زور پر مسلمان کیا

34۔ تفصیلی بحث کے لیے ملاحظہ ہو: نجیب العقیقی۔ المستشرقون۔ ط۴۔ دارالمعارف، القاہرہ۔ ۱۹۸۰ء

35 . ibid. p. 6

36 . ibid. p. 6,7

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

گیا تھا[37]۔ مزید براں دیگر قبائل کے ساتھ نبوی معاہدات، وفاتِ نبی کے ساتھ ہی اپنی میعاد کو پہنچ کر غیر موئثر ہو گئے کیونکہ یہ معاہدات 'حاکمِ مدینہ' اور ان قبائل کے مابین تھے چنانچہ 'حاکمِ مدینہ' کی وفات کے ساتھ یہ اپنے اختتام کو پہنچے۔

> This view is confirmed by the attitude assumed by a large part of the "*islamized*" tribes after Muhammad's death. . . . Which had become current for an act that was rather of a political nature and probably also was an economic revolt. Obviously there was no desire to sever the religious bonds with Madina, since the bonds were too loose to be felt. The contracts concluded with Muhammad had been regarded by the tribes as being agreements made between themselves and the leader of the community in Madina; with his death the validity of these agreements had ceased[38].

> "محمد[ﷺ] کی وفات کے بعد، زبردستی اسلامیائے گئے قبائل کی ایک معتد بہ تعداد کا رویہ اس موقف کی بھی تائید کرتا ہے، نیز یہ بھی ظاہر کرتا ہے ان قبائل کی عارضی تائید مذہبی کی بجائے سیاسی اور معاشی تھی جس کی وجہ سے ان قبائل نے اپنا ردِ عمل [بصورتِ ارتداد] ظاہر کیا۔ یقیناً ریاستِ مدینہ کے ساتھ یہ ربط و تعلق مذہبی نہیں تھا اسی لیے یہ تعلقات انتہائی کمزور محسوس کیے گئے۔ نیز ان قبائل کی طرف سے محمد[ﷺ] کے ساتھ کئے گئے معاہدات بھی 'حاکمِ مدینہ' کے ساتھ تھے جو اُن کی وفات کے ساتھ غیر موئثر ہو گئے"۔

یہ اعتراض یا تو تجاہلِ عارفانہ کا نتیجہ ہے یا پھر واقعتاً بے خبری کا۔ کیونکہ ریاستوں اور قوموں کے مابین معاہدات کسی فرد نہیں بلکہ ان اقوام کے جملہ افراد اور ان کی شناخت کے ساتھ ہوتے ہیں اور کسی ایک فرد کی موت یا معزولی سے وہ غیر موئثر نہیں ہوتے ورنہ تو بین الاقوامی معاہدات کو ہر دوسرے دن دوہرانا پڑے۔ نیز "large part of the "*islamized*" tribes" کا جملہ بھی بے بنیاد ہے کیونکہ اولاً تو معتد بہ تعداد کی بجائے محض یمامہ کے ایک قبیلہ نے ارتداد کا ارتکاب کیا نیز رسول کریم ﷺ نے طاقت کے زور پر نہیں بلکہ سفارتی ذرائع سے ایک حالات بنائے جس کی وجہ سے قبائل ایک کے بعد ایک دین اسلام میں داخل ہوتے گئے۔

☚ ——— پیغمبرِ اسلام[ﷺ] کا نامزدگیٔ خلیفہ سے اغماض: وینسنک نے اس بات کو بھی استفہامیہ اور اندازِ شبہ میں ذکر کیا ہے پیغمبرِ اسلام کا اپنی زندگی میں اپنا نائب اور خلیفہ مقرر نہ کرنا بھی حقیقت سے اغماض تھا اور اپنی وفات کے بعد کے مسلمانوں اور مدنی معاشرے کے بارے میں گویا ایک لحاظ سے تغافل تھا۔ اس کے الفاظ ہیں کہ

> Muhammad had neglected to nominate a successor or vicegerent, or had deliberately refrained from doing so. No single man in Arabia could tell what would become of the community of Madina from the day when Muhammad should die. Could anyone expect that the numerous tribes would be willing to follow the

---

37 ۔ اسلام کے بزورِ تلوار پھیلنے کو وینسنک نے بار بار اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے، اس کے الفاظ ہیں:

> The enforcement of this obedience on the peoples of the Eastern world at the point of the sword was justified by the tradition: "I am ordered to make war on people, till they say : There is no God but Allah". (The Muslim Creed, p. 19)

38 . ibid. p.12

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

doubtful authority of the new leader of a community entering a critical, or possibly fatal, phase of its career[39] ?

”محمد [ﷺ] اپنا نائب اور خلیفہ نامزد کرنے کو نظر انداز کیا اور ایسا انہوں نے جان بوجھ کر کیا۔ اُس وقت کے عرب کا کوئی فرد نہیں بتا سکتا تھا کہ محمد [ﷺ] کی وفات کے بعد مدنی معاشرے کا کیا بنے گا؟ کیا کوئی بھی یہ توقع کر سکتا تھا کہ متعدد قبائل، ایسی ریاست جو ایک نازک بلکہ ممکنہ طور پر ناکام مرحلہ میں داخل ہو رہی تھی، اس کے کسی نئے قائد کی مشکوک اور کمزور قیادت کی اطاعت کے کیسے خواہشمند ہو سکتے تھے؟“

☚ ——— **پیغمبرِ اسلام ﷺ کی فکر و ذہانت پر اعتراض:** رسولِ کریم ﷺ پر شخصی اعتراضات، قدیم استشراقی رویہ ہے۔ تھیوڈر نولڈکے اور گولڈ زیہر کی تحریریں اس سے بھری پڑی ہیں۔ ڈاکٹر عبد القادر جیلانی ایسی کوششوں کا محاکمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”زمانے کے تغیر کے ساتھ مغرب میں دور دانش کی ہوا چلی تو انھوں نے اپنی حکمت عملی بدلی اور علمی بنیادوں پر سیرتِ رسول ﷺ پر اعتراضات اٹھانا شروع کیے (لیکن) نہایت کم زور اور فرضی دلائل کے ساتھ۔ ہر بری بات کو آپ ﷺ سے منسوب کیا: صنمیات وضع کیں، چڑیا اور چڑے کی کہانیاں گھڑیں، وحوش و بہائم کی دل خراش داستانیں ترتیب دیں۔ کنویں کا افسانہ تراشا، بیماری کے قصے تیار کیے، نزول وحی کی کیفیات کو صرع سے تعبیر کیا اور وحی کو لاشعوری واہمہ ٹھیرایا، تعدد ازواج کو نفس پرستی پر محمول کیا، آپ ﷺ کی تنگی و ترشی کو عیش و عشرت سے تعبیر کیا، اسلام کو پر تشدد مذہب ثابت کیا اور نبی ﷺ کو اس کا علم بردار، چنگیز کے اسلاف سے تعلق ثابت کرنے کے لیے خراسان کی وطنیت موسوم کی، ہسپانیہ کے مفروضہ سفر کے اہتمام کیے، راہبوں سے نام نہاد تعلیم کے حصول کے ڈھول پیٹے، عیسائی فوج میں تربیت کی داستان تراشی، فرضی حکم رانوں کے خون کا الزام رکھا، عیسائی عہدہ داری اور الوہیت کی تہمت دھری، پھر جو کروٹ بدلی تو جہنم کے شیاطین کو بھی پناہ مانگنے پر مجبور کر دیا۔ منفی جذبات ہمیشہ انصاف کا خون کرتے ہیں۔ مغرب کو حقائق کا علم ہو چکا ہے، لیکن تعصب اور دشمنی ابھی تک ذہن سے چمٹے ہوئے ہیں“۔[40]

اسطرح کیفیتِ وحی کو مستشرقین نے [نعوذ باللہ] ”مرگی کا دورہ“ قرار دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ خدائی جلوے اور کلام خدا کو برداشت کرنا انسانی بس کی بات نہیں ہے۔ کسی پیغمبر کو اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی اہتمام اور نگرانی میں اس بات کے لیے تیار کرتا ہے کہ وہ اس کے پیغام کو وصول کر کے آگے پہنچا سکے۔ مستشرقین، باوجود اس کے کہ حضرت موسیٰ کے واقعے میں کوہ طور پر تجلی رب سے قوم موسیٰ کی موت اور حضرت موسیٰ کے بے ہوش ہونے پر یقین رکھتے ہیں، لیکن حضرت محمد ﷺ پر کیفیات وحی کو مرگی سے تعبیر کرتے ہیں۔ بعض مغرب زدہ مسلمان سکالر بھی جو مغرب سے آنے والی ہر چیز کو معیاری سمجھتے ہیں، مستشرقین کے پھیلائے ہوئے جال میں پھنس جاتے ہیں۔ محمد حسین ہیکل نے اپنی کتاب۔۔ ”حیات محمد“ میں ایک مصری دانش ور کے خط سے اقتباس نقل کیا ہے جو مستشرقین کی تحقیقات کے اس نتیجے کے قائل تھے۔ انھوں نے لکھا ہے:

---

[39] . ibid.

[40] ۔ ڈاکٹر عبد القادر جیلانی، اسلام، **پیغمبر ﷺ اسلام اور مستشرقین مغرب کا انداز فکر**، ۲۰۰۷ء، ص ۱۶۲ و ۳۱۹

He says that the investigations of the orientalists have established that the Prophet suffered from epilepsy, that the symptoms of the disease were all present in him and that he used to lose consciousness, perspire, fall into convulsions and sputter. After recovering from such seizures, the claim continues, Muhammad would recite to the believers what he then claimed to be a revelation from God, whereas that was only an aftereffect of the epileptic fits which he suffered.[41]

اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ مستشرقین کے پروپیگنڈے کے اثرات کس حد تک لوگوں کو متاثر کرتے ہیں۔ ستم ظریفی کی بات یہ ہے کہ کوئی یہ سوچنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتا کہ حضرت محمد ﷺ کے ہاتھ پر صرف نچلے طبقے کے چند غریب لوگ ایمان نہیں لائے تھے، بلکہ عرب کے عظیم دانش ور، شاعر، خطیب، سپہ سالار، طبیب، فلسفی، علمائے یہود و نصاریٰ بھی ایمان لائے تھے اور زندگی بھر آپ ﷺ کے ساتھ رہے۔ ان میں سے کسی کو کبھی آپ ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کی کیفیت میں مرگی یا کسی اور بیماری کی جھلک نظر نہیں آئی۔ اسی طرح اس دور کے مخالفین نے بھی آپ پر ہر طرح کی الزام تراشی کی لیکن اس کیفیت کو مرگی قرار نہیں دیا۔ اس مرض اور اس سے متاثرہ مریض کے بارے میں اہل علم و فن نے بہت کچھ لکھا ہے جن میں سے کوئی کیفیت بھی آپ پر لگائے گئے اس الزام کی تائید نہیں کرتی۔

اے جے وینسنک رسول کریم ﷺ کی سیرت کے حوالے سے انہی مستشرقین سے متاثر نظر آتے ہیں۔ وینسنک نے فکری طور پر جن لوگوں کی فکر اپنا مصدر بنایا ہے ان میں ڈیوڈ سیموئیل مارگولیتھ[42]، ہینری لامینز[43]، رینالڈ اے نکلسن[44] ڈی کاسٹرے وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ وینسنک نے دراصل اسی پس منظر میں رسول کریم ﷺ کی ذہانت و فطانت اور قوتِ فکر و خیال کو نشانہ بناتے ہوئے یہ موقف اختیار کیا کہ

أن ذكاء محمدﷺ وخياله المتوقد، هما اللذان كانا وراء ما جاء به من دعوته۔ [45]

"(نعوذ باللہ) رسول کریم ﷺ کی ذہانت اور ان کے خیالات مشکوک حد تک سرگرم تھے جو ان کی پیش کی جانے والی دعوت کے برخلاف کچھ اور تھے"۔

مذکورہ شبہے کا تکرار ہمیں انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے مختلف مضامین میں ملتا ہے جسے ولندیزی مستشرق سنوک گرونجی نے اپنے مقالہ 'ابراہیم' میں بار بار دہرایا ہے۔ حضرت ابراہیم کے پس منظر میں وینسنک نے بھی اسی اعتراض کو ان الفاظ میں دہرایا ہے:

---

[41] . Muhammad Husayn Haykal. **The Life of Muhammad,** (Translated by Isma'il Razi A. AlFaruqi), p.38
[42] . https://en.wikipedia.org/wiki/David_Samuel_Margoliouth
[43] . https://en.wikipedia.org/wiki/Henri_Lammens
[44] . https://en.wikipedia.org/wiki/Reynold_A._Nicholson
[45] ۔ محمد مختار المفتی، د۔ "السیرۃ النبویۃ فی کتابات المستشرق الھولندی آرند جان فنسنک"۔ ص ۹۶

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

ان محمداً كان قد اعتمد على اليهود فى مكة، ـــــــ فلم يكن له بدّ من ان يلتمس غيرهم ناصراً، وهناك هداه ذكاء محمد الى شأن جديد لأبى العرب ابراهيم، وبذلک استطاع أن يخلص من يهودية عصره ليصل حبله بيهودية ابراهيم۔

”کہ محمد[ﷺ]مکہ میں یہودیوں پر اعتماد کرتے تھےــــــچنانچہ محمد[ﷺ] انہی سے فکری مدد لینے میں محتاج تھے۔یہاں سے محمد[ﷺ] کی ذکاوت کا ابو العرب ابراہیم[علیہ السلام] کے حوالے سے نئی سوچ کا اندازہ ہوتا ہے۔نیز اس طرح انہوں نے خود کو اپنے زمانے کے یہودی اثر سے نکالنے کی کوشش کی تاکہ ان کا نسب ابراہیم تک پہنچ سکے“۔

اس اعتراض کے بے بنیاد ہونے کے لیے محض اتنا کافی ہے کہ رسول کریم ﷺ کے زمانے کی مذہبی و فکری تقسیم کی تاریخ کو دیکھ لیا جائے۔یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ رسول کریم ﷺ کے اعلانِ بعثت کے بعد مکہ میں مشرکین اور مکہ سے باہر یہودی سب سے پہلے حریف اور دشمن تھے۔نیز مشرکین مکہ اور یہودِ یثرب کے مابین خفیہ تعلقات بھی تاریخ کا حصہ ہیں اور اسی پس منظر میں سورۃ المائدۃ کی اِس آیت کا نزول بھی قابلِ توجہ ہے جس میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ۔[46]

”تو سب لوگوں سے زیادہ مسلمانوں کا دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پائے گا،اور تو سب سے نزدیک محبت میں مسلمانوں سے ان لوگوں کو پائے گا جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں، یہ اس لیے کہ ان میں علماء اور درویش ہیں اور اس لیے کہ وہ تکبر نہیں کرتے“۔

☚ـــــــابراہیم کی شخصیت اور پیغمبرِ اسلام: انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کی پہلی جلد مطبوعہ ۱۹۱۳ء میں وینسنک نے اپنے ایک مضمون میں مشکوک اور اسلام کے عمومی تصور کے برخلاف لفظِ ”ابراہیم“ اور ”کعبہ“ کے حوالے سے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔لفظِ ابراہیم کے تحت وینسنک لکھتا ہے کہ قرآن کی مکی آیات میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کا نسب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حوالے سے ذکر نہیں کیا گیا۔

نیز محمد ﷺ نے ابراہیم کی شخصیت کا انتخاب بھی بڑا سوچ سمجھ کر کیا تھا تاکہ خود کو اُن سے منسوب کر سکیں۔بعد ازاں سنوک نے بھی ابراہیم کے حالات پر مشتمل اپنے آرٹیکل میں اسی فکر کو اپناتے ہوئے لکھا ہے کہ:

إنّ القرآن لم يحفل بإبراهيم، ولم يذكر أبوّته لإسماعيل ولا أبوّته للإسلام، إلاّ في السور المدنيّة ۔

اسی طرح کعبہ سے متعلق اُس کے الفاظ ہیں کہ محمد (ﷺ) اپنی جوانی میں کعبہ کی حیثیت و اہمیت سے نابلد تھے۔

46 ۔المائدۃ:۹۸

وینسنک نے یہ بے بنیاد بات بھی رسول کریم ﷺ کی طرف منسوب کی ہے کہ مکی دور میں محمد (ﷺ) اجتماعی عبادات، یعنی قبل از بعثت بتوں کی اجتماعی پوجا سے الگ نہیں رہتے تھے بلکہ اس میں شریک رہتے تھے۔[47]

احکامِ اسلامیہ سے متعلق افکار:

تحریمِ خمر[48] کے بارے میں وینسنک کے الفاظ یہ ہیں:

”ولم يكن تحريم الخمر فى برنامج النبى مُنذ البداية، بل نحن نجد فى الآية(٦٧) من سورة النحل مدحاً فى الخمر بوصفها آية من آيات الله للناس۔۔۔ بيد أن عواقب السكر قد ظهرت على الصورة التى بيّنا، فدفع ذلک النبى الى أن يغيّر من اتجاهه“۔

حاصل بحث:

بلاشبہ وینسنک کی تحقیقی خدمات غیر معمولی ہیں بالخصوص اشاریۂ حدیث کی تیاری اسلامی اکادمیات میں قابل ذکر اضافہ ہے۔ البتہ جہاں تک اس کے منہجِ تحقیق کا تعلق ہے تو اس میں درجِ ذیل سقم عیاں ہیں:

- وینسنک قرآنی آیات کے فلسفۂ تکرار کو سمجھنے سے قاصر نظر آتا ہے۔ وہ اس تکرار کو تضاد سمجھ کر اعتراض کی راہ ہموار کرتا ہے۔ مثلاً عقیدۂ توحید کے بیان میں وہ سورۃ الاخلاص، آیت الکرسی اور وحدانیتِ الٰہ سے متعلق دیگر آیات کو ذکر کرکے ان میں عقائد کی بیانیہ ترتیب کو تضاد پر محمول کرتے ہوئے یہ رائے اختیار کرتا ہے کہ اسلامی عقائد کے حوالے سے قرآن کسی ایک جگہ بھی جامع انداز میں مسلمانوں کے عقائد کو بیان کرنے سے قاصر رہا ہے۔
- بعینہٖ وہ احادیثِ نبویہ کے معاملہ میں بھی اختلافِ روایات سے پریشان ہو کر الفاظ اور روایوں کے مختلف ہونے کو عقائدِ اسلام کی کنفیوژن قرار دیتا ہے۔اس کی کتاب The Muslim Creed کا دوسرا باب ارکانِ اسلام کے حوالے سے مروی مختلف روایات کے لفظی اختلاف کو بنیاد بنا کر ان عقائد کی سند پر شک کا اظہار کرتا ہے۔
- عقائد اسلامیہ کے بارے میں وینسنک کا مسئلہ یہ ہے کہ یہ عقائد قرآن، احادیث اور مکتوباتِ نبوی میں ایک جیسے اور ایک ترتیب کے ساتھ کیوں ذکر نہیں کیے گئے؟ جبکہ وہ یہ بھول جاتا ہے کہ جب رسول کریم ﷺ کسی غیر مسلم کو مخاطب ہوئے تو اس کے

---

[47] ۔ الجندي، أنور۔**الموسوعات الغربية من أخطر أعمال التغريب والغزو الثقافي**۔مجلة منار الإسلام، العدد 6، السنة 11.

[48] ۔**'القاموس المحیط'** کے مصنف جناب فیروز آبادی (م ۸۱۷ھ) کا کہنا ہے:

"خمر' وہ ہے جو انگوروں کے رَس سے کشید کی جائے، یا یہ عام (جو کسی بھی پھل سے بنائی جائے) ہے، حقیقت میں اسے عموم پر رکھنا ہی زیادہ راجح ہے، کیونکہ جب یہ حرام ہوئی تو مدینہ میں انگوروں سے شراب کا تصور نہیں تھا بلکہ وہ تو کچی پکی کھجوروں سے ہی شراب بناتے تھے۔" (القاموس المحیط، مادۃ 'خمر')

لحاظ سے اور جب کسی مسلمان، جس میں آپ نے کسی عقیدے یا عمل میں کمی دیکھی، موقع کی مناسبت سے تنبیہہ بھی فرمائی اور عقائد کا ذکر بھی کیا۔ وینسنک نے جملہ اعتراضات میں اس نبوی حکمت کو فراموش کیا ہے۔

- وینسنک قرآنی آیات کے حوالہ جات ذکر کرنے میں بھی تسامح کا شکار ہوا ہے۔

کتابیات:

- الجندي، أنور-**الموسوعات الغربية من أخطر أعمال التغريب والغزو الثقافي**-مجلة منار الإسلام، العدد 6، السنة 11.
- ڈاکٹر عبد القادر جیلانی، اسلام، **پیغمبر ﷺ اسلام اور مستشرقین مغرب کا انداز فکر**، ۲۰۰۷ء
- عبد الرحمن بدوی، الدکتور۔ **موسوعۃ المستشرقین**۔ دار العلم للملایین۔ بیروت۔ طبع سوم ۱۹۹۳
- فواد کاظم مقدادی۔ الاسلام وشبہات المستشرقین۔ مجمع العالمی لاہل البیت، قم (ایران)۔ طبع اول۔ ۱۴۱۶ھ
- محمد مختار المفتی، د۔ "السیرۃ النبویۃ فی کتابات المستشرق الھولندی آرند جان فنسنک"۔ **ھدی الاسلام**؛ مجلد ۵۶، العدد الثامن ۱۴۳۳ھ / ۲۰۱۲ء

A. J. Wensinck. **A handbook of early Muhammadan tradition, alphabetically arranged.** Leiden, E.J. Brill, 1971

A. J. Wensinck. **al-Mu‘jam al-mufahras li-alfāẓ al-Ḥadīth al-Nabawī : ‘an al-kutub al-sittah wa-‘an Musnad al-Dārimī wa-Muwaṭṭa’ Mālik wa-Musnad Aḥmad ibn Ḥanbal.** Līdin ; New York : Brīl, 1936-1988.

A. J. Wensinck. **Arabic New-Year and the Feast of Tabernacles.** Amsterdam, 1925.

A. J. Wensinck. **La pensée de Ghazzālī** (“The thought of Ghazzālī”). Paris, 1940.

A. J. Wensinck. **Legends of Eastern saints : chiefly from Syriac sources.** Piscataway, N.J. : Gorgias Press, 2005.

A. J. Wensinck. **Muhammad and the Jews of Madina.** Freiburg im Breisgau : K. Schwarz, 1975

A. J. Wensinck. **Semietische Studiën uit de nalatenschap.** Leiden, A.W. Sijthoff 1941.

A. J. Wensinck. **Some aspects of gender in the Semitic languages.** Amsterdam : Koninklijke Akademie van Wetenschappen, 1927

A. J. Wensinck. **Some Semitic rites of mourning and religion : studies on their origin and mutual relation.** Amsterdam : Johannes Müller, 1917.

A. J. Wensinck. **Studies of A.J. Wensinck.** New York : Arno Press, 1978. (220 pages in various pagings

A. J. Wensinck. **The ideas of the western Semites concerning the navel of the earth.** Amsterdam : Johannes Müller, 1916.

A. J. Wensinck. **The Muslim creed : its genesis and historical development.** London : Frank Cass, 1965, ©1932

A. J. Wensinck. **The Muslim Creed: Its Genesis and Historical Development**. Routledge New York, 2008. p. 19

A. J. Wensinck. **The ocean in the literature of the western Semites.** Wiesbaden, Sändig, 1968.

Chisholm, Hugh, ed. (1911). **Encyclopædia Britannica** *(11th ed.). Cambridge University Press*

Kurian, George. ***The Encyclopedia of Christian Literature****, Volume 2. Scarecrow Press. 2010.*

Martijn Theodoor Houtsma (Irnsum, Friesland, 15 January 1851 – Utrecht, 9 February 1943), often referred to as M. Th. Houtsma,

Muhammad Husayn Haykal. **The Life of Muhammad,** (Translated by Isma’il Razi A. AlFaruqi),

Van Koningsveld, P.S. **Snouck Hurgronje's "Izhaar oel-Islam": (een veronachtzaamd aspect van de koloniale geschiedenis),** (Leiden, 1982)